سوال

میں نے غصہ کی حالت میں بغیر نیت کے اختلافات اور جھگڑے کی بنا پر بیوی کو نیت کے بغیر چھ طلاق دے دیں اس کا حکم کیا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

اول :

غصہ کی حالت میں دی گئی طلاق میں واقع بھی ہوجاتی ہے اور طلاق واقع نہیں بھی ہوتی ، اگر غصہ بہت شدید ہو کہ انسان کو شعور تک نہ رہے اور وہ ادراک نہ رکھتا ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو عام اہل علم کے ہاں اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی

لیکن اگر غصہ شدید تو ہو لیکن شعور اور ادراک موجود ہو اور اس کے ساتھ انسان اپنی زبان کو طلاق کے الفاظ سے روک نہ سکتا ہو ، کہ اگر یہ غصہ نہ ہوتا تو وہ طلاق نہ دیتا ، تو اس میں اختلاف پایا جاتا ہے ، اور جمہور علماء اس طلاق کے واقع ہونے کا مسلک رکھتے ہیں ، اور بعض اہل علم نے یہ طلاق واقع نہ ہونے کو راجح قرار دیا ہے

لیکن قلیل سا غصہ یا درمیانے درجہ کا غصہ ہو تو اس سے طلاق واقع ہوجاتی ہے اس پر سب علماء کا اتفاق ہے

مزید تفصیل کےلیے آپ سوال نمبر (22034) کے جواب کا مطالعہ کریں

دوم :

جب خاوند طلاق کو ایک یا کئی الفاظ میں تکرار سے کہتے ہوئے : تجھے تین یا چھ طلاق ، یا پھر وہ کہے : تجھے طلاق تجھے طلاق ، تین یا چھ بار تو راجح قول کے مطابق یہ ایک طلاق واقع ہوگی ، اس لیے وہ عدت کے دوران اپنی بیوی سے رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے ، لیکن شرط یہ ہے کہ یہ طلاق پہلی یا دوسری ہو

اس بنا پر اگر آپ کی طلاق شدید غضب میں تھی جس نے تمہیں اس طلاق پر ابھارا تھا تو یہ طلاق واقع نہیں ہوئی ، اور اگر تھوڑے غصہ کی حالت میں تھی یا درمیانے غصہ کی حالت میں تو یہ ایک طلاق واقع ہوئی ہے

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی زبان کو طلاق جیسے الفاظ سے غصہ کی حالت میں بھی اور خوشی کی حالت میں بھی محفوظ رکھیں ، کیونکہ طلاق غصہ ٹھنڈا کرنے یا پھر تفریح اور کھیل کےلیے مشروع نہیں کی گئی   اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو اپنی اطاعت اور خوشی و رضامندی کے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

110797